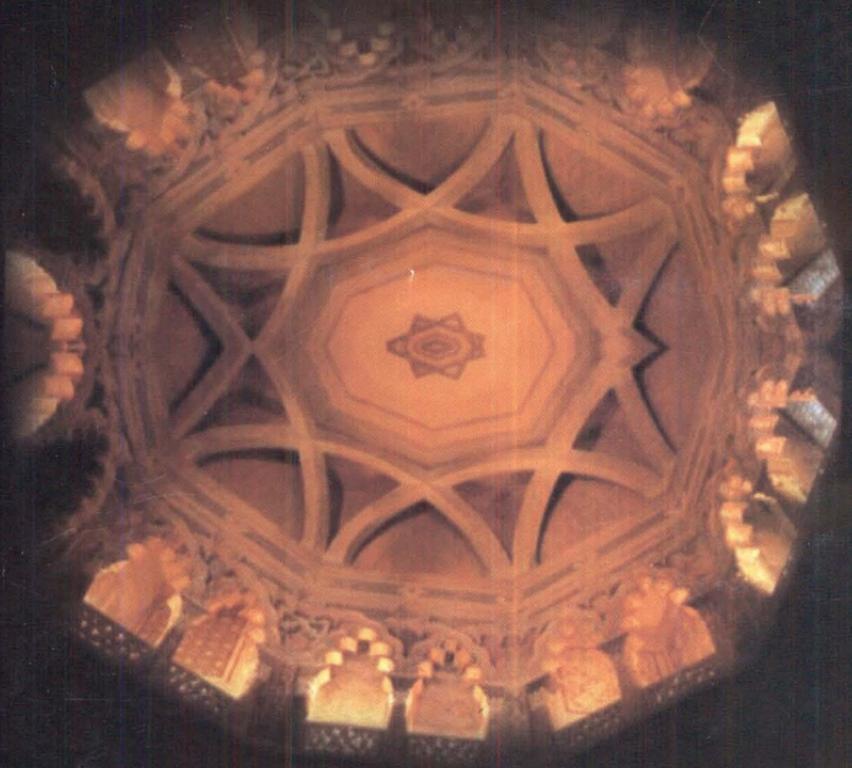


رجب

اور شب معراج

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



Rajab and  
Shab-e-me'raaj

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ  
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# رجب اور شبِ معراج



AL-HUDA PUBLICATIONS

نام کتاب	..... رجب اور شب معراج
تالیف	..... الہدی شعبہ تحقیق
ناشر	..... الہدی پبلیکیشنز
تاریخ اشاعت	..... جون 2008
ایڈیشن	..... اول
تعداد	..... 5000

ملنے کا پتہ

اسلام آباد

الہدی مین کیسپس، 6-اے۔ کے۔ بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد، پاکستان۔

فون نمبر: +92-51-7163789

کراچی

30-A، سندھی مسلم کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی، پاکستان

فون نمبر: +92-21-4528547-8

[www.alhudapk.com](http://www.alhudapk.com)

[www.farhathashmi.com](http://www.farhathashmi.com)

اس کتاب کو الہدی انٹرنیشنل کی اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا

نوٹ: رجب اور شب معراج کے موضوع پر ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو کیسٹ بھی دستیاب ہے۔

رسول ﷺ صحابہ کرامؓ سے جب کوئی سوال کرتے،

صحابہ کرامؓ فرماتے:

”اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔“

یقیناً

اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

تو آئیے قرآن اور سنت کی روشنی میں ماہ رجب اور شب معراج کی

اہمیت اور حقیقت کا جائزہ لیں۔

## رجب اور شب معراج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### رجب اور شب معراج

رجب اسلامی کیلنڈر کے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، جسے رجب المرجب بھی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سال بارہ مہینوں کا ہے، جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین پے در پے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

عربی میں رَجَب کا معنی ہے تعظیم کرنا اور مُرَجَّب معظم کے معنوں میں آتا ہے یعنی عظمت والا۔ اس کو رجب مضر بھی کہتے ہیں۔ مضر عربوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے، جس نے دور جاہلیت میں خاص طور پر اس ماہ کی حرمت کا اہتمام کیا، اسی نسبت کی بنا پر اسے ان سے منسوب کر دیا گیا۔

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں قتل و غارت عربوں کا مشغلہ تھا لیکن جو نبی حرمت والے مہینے آتے، تو ہتھیار اتار دیتے لہذا رجب کے بارے میں قبل از اسلام جاہلی عرب کہا کرتے تھے، رجب منصل الاسنة ”رجب وہ ہے جو تیز ہتھیاروں کو اتار دے۔“

یہی ہی کی روایت میں آتا ہے کہ ”جاہلی لوگ ان مہینوں کا احترام کرتے خصوصاً رجب کا اور اس میں جنگ نہ کرتے اور بتوں کے نام پر جانوروں کی قربانی کرتے“ لیکن اسلام نے اس ماہ میں کسی خاص عبادت کا حکم نہیں دیا۔ تاہم گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ اس ماہ میں عبادت کے مندرجہ ذیل طریقے رواج پا گئے۔

### قربانی کا اہتمام

اس ماہ میں کچھ لوگ قربانی کرتے ہیں جو کہ دور جاہلیت کی رسم ہے، جاہلی عرب

## رجب اور شب معراج

العتیرہ کے نام پر اس مہینے میں بکری کی قربانی کیا کرتے تھے، اور ذبح کی گئی بکری کی کھال کسی درخت پر ڈال دیتے تھے، اسے رَجَبِيَّةٌ (رجب والی قربانی) کہا جاتا تھا۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ“ فرع اور عتیرہ کچھ نہیں۔“

اومٹی کا پہلا بچہ جو بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا ”فرع“ کہلاتا تھا۔  
**خصوصی نماز کا اہتمام**

بعض لوگ اس ماہ میں خصوصی نماز صلوة الرغائب پڑھتے ہیں، رجب کے پہلے جمعہ کی رات کو بارہ رکعات چھ سلام سے پڑھی جاتی ہیں، جس میں سورۃ اخلاص کے بعد ہر رکعت میں تین مرتبہ سورۃ القدر پڑھی جاتی ہے، یہ بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ تمام علماء نے اجماع کے ساتھ اس نماز کو موضوع (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

## عمرہ کا اہتمام

لوگ اس ماہ میں خصوصی طور پر عمرہ کا اہتمام بھی کرتے ہیں جب کہ قرآن اور حدیث سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ آپ نے اس ماہ میں عمرہ ادا کیا ہو بلکہ حضرت عائشہؓ نے ایک موقع پر اس کی تردید بھی کی ہے۔ عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: مَا اغْتَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَجَبٍ قَطُّ (صحیح بخاری)

”رسول اللہ ﷺ نے رجب میں کبھی بھی عمرہ ادا نہ فرمایا۔“

## روزوں کا اہتمام

بعض لوگ اس ماہ میں خصوصی روزوں کا اہتمام کرتے ہیں، صحیح روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے کبھی مسلسل تین ماہ (رجب، شعبان اور رمضان) روزے نہ رکھے اور نہ

## رجب اور شبِ معراج

اس کی تاکید کی۔ بعض لوگ 27 رجب کا روزہ رکھتے ہیں اور اس روزے کو عام دنوں کے روزوں سے افضل سمجھتے ہیں۔ متعدد احادیث سے نبی کریم ﷺ کا مخصوص دنوں یا تاریخوں میں نفل روزوں کا اہتمام کرنا ثابت ہے، جیسا کہ ایامِ بیض میں (ہر قمری مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ) یا ہر سوموار اور جمعرات کو، ذوالحجہ کے ابتدائی عشرے میں، 9، 10، 10 محرم کو یا پھر کثرت سے ماہ شعبان میں، ان تمام کے بارے میں صحیح اور مستند احادیث ملتی ہیں، لیکن 27 رجب کے روزے کے بارے میں کوئی روایت نہیں ہے، لہذا اگر کوئی خصوصی طور پر اس دن کا روزہ رکھتا ہو تو اس کا روزہ تو ہو سکتا ہے مگر یہ عمل مسنون نہیں ہوگا بلکہ بدعت شمار ہوگا۔ قرآن کریم میں ارشاد بانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ... (الحجرات: ۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“

عمرؓ اس ماہ میں نہ صرف یہ کہ روزہ رکھنے سے منع کیا کرتے تھے بلکہ لوگوں کے ہاتھوں پر ہاتھ مار کر مجبور کرتے کہ وہ روزہ توڑ دیں کیونکہ ماہِ رجب کی تعظیم اور اس میں روزہ رکھنا دو درجہ جاہلیت کی رسم تھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

البتہ اگر کوئی شخص بطور عادت ہر ماہ چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ یا پیر اور جمعرات

کو رکھتا ہو اس ماہ میں بھی رکھ سکتا ہے۔

## 22 رجب کے کونڈوں کا اہتمام

22 رجب کو ”کونڈے“ بھرنا بطور رسم رواجِ پاچکا ہے، اس رسم میں کسی منت کے پورا ہونے پر حلوہ پوری اور کبیر وغیرہ پکائی جاتی ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس رسم کی ابتداء 1906 میں امیر مینائی کے خاندان سے ہوئی، جو ہندوستان کے شہر سے تعلق رکھتا تھا، اس رسم کا مقصد امامِ جعفرؑ کی روح کو ایصالِ ثواب پہنچانا تھا، حالانکہ اس بات کا

تعیین نہیں ہو سکا کہ مذکورہ امام کی پیدائش یا وفات ماہ رجب میں ہوئی تھی۔  
اسلام میں کسی بھی برگزیدہ شخصیت کی پیدائش کے دن خوشی منانے یا خصوصی صدقہ و خیرات  
کی کوئی گنجائش نہیں ہے، علاوہ ازیں کوٹڈول کا نہ قرآن و سنت میں ذکر ہے، نہ ہی صحابہ کرامؓ،  
تابعین یا تبع تابعین کے زمانے میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔

## اصل دین کیا ہے؟

ہمارے ذہنوں میں واضح ہونا چاہیے کہ اصل دین ہے کیا؟ اصل دین وہ ہے جو اللہ تعالیٰ  
نے محمد ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچایا، یعنی دین اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری، اس کے  
احکامات کے آگے سرتسلیم خم کرنے اور محمد ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔

ارشادِ ربانی ہے: **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ**  
**لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا** (المائدہ: 3)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے  
لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔“

کوئی بھی ایسا کام جو آپ نے نہ کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا، اسے دین کا حصہ سمجھتے ہوئے  
ادا کرنا اور پھر اس پر اجر و ثواب کی توقع رکھنا بدعت ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: **كُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ**  
**فِي النَّارِ** (سنن النسائی)

”بے شک ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے  
والی ہے۔“

بدعتی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ  
قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ بدعت ترک نہیں کرتا۔“ (صحیح الترغیب والترہیب)

## رجب اور شبِ معراج

آپ نے فرمایا: میں اپنے حوضِ پرتم سے پہلے موجود ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ (صحیح بخاری)

لہذا ایسے تمام طریقوں اور کاموں سے بچنے کی ضرورت ہے جو دین کے نام پر آپ کے بعد ایجاد کر لیے گئے ہوں، کیونکہ آپ نے فرمایا: ”مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔“ (صحیح بخاری)

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

## 27 رجب کی شب کو عبادت کا اہتمام

دیگر بدعات کے علاوہ 27 رجب کو رات جاگ کر عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے کو بھی بہت اہمیت دی جاتی ہے اور اس کی نسبت واقعہ معراج سے کی جاتی ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں واقعہ معراج کے بعد اس رات کسی خصوصی عبادت کا نہ تو اہتمام کیا اور نہ ہی نبی کریم ﷺ کا کوئی قول یا عمل 27 رجب کی شب خصوصی عبادت کے بارے میں ہے، آپ کے جاں نثار صحابہ کرامؓ یا ازواجِ مطہرات میں سے بھی کسی نے اس کا اہتمام نہیں کیا، لہذا ایسے تمام طریقوں اور کاموں سے بچنے کی ضرورت ہے جو دین کے نام پر نبی کریم ﷺ کے بعد ایجاد کر لیے گئے ہوں۔

واقعہ معراج کے ظہور کی حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کے رونما ہونے کی تاریخ کے بارے میں کم و بیش 36 مختلف اقوال ملتے ہیں، بعض کے مطابق یہ واقعہ ربیع الاول میں ہوا، بعض نے رمضان، بعض نے ہجرت سے چند سال بعد اور بعض

## رجب اور شب معراج

نے چند ماہ قبل کہا۔ اس کی حتمی تاریخ کسی صحیح حدیث سے یقینی طور پر ثابت نہیں ہے، تاہم یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ نبی ﷺ کو کئی زندگی کے آخری حصہ میں یہ خاص مشاہدہ کرایا گیا، جس میں ہمارے لیے سیکھنے اور عمل کرنے کے بہت سے پہلو ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہٖ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ** (بنی اسرائیل: 1)

”پاک ہے وہ (ذات) جو اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے آس پاس ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی بعض نشانیاں دکھائیں یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے۔“

اس آیت میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے وہ ”اسراء“ کے نام سے مشہور ہے۔ اسراء کے لفظی معنی ہیں ”رات کو سفر کرنا، رات کو چلنا“۔

یہ وہی سفر ہے جس میں نبی کریم ﷺ کو جسم اور روح سمیت مسجد الحرام (مکہ) سے مسجد اقصیٰ (فلسطین) تک معجزاتی طور پر لے جایا گیا، فرشتوں کی ہم نشینی کا یہ سفر اس زمانے کے حالات، اسباب سفر اور فاصلے کی طوالت کی وجہ سے انسانی عقل و سمجھ سے بالاتر لیکن جیسا کہ آیت میں واضح کیا گیا ”پاک ہے وہ (ذات) جو اپنے بندے کو لے گیا“۔ تو جس ذات میں کمال قدرت ہو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس حیرت انگیز اور ایمان افروز سفر کی تفصیل بخاری اور مسلم سمیت احادیث کی دیگر کتب میں موجود ہیں۔

### آغاز سفر اور شق صدر

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ”معراج کی رات، جب بیت اللہ سے نبی کریم ﷺ کو لے جایا گیا، تو وحی آنے سے قبل آپ کے پاس تین فرشتے آئے، اسوقت آپ

## رجب اور شبِ معراج

مسجد الحرام میں سورہے تھے، ان میں سے ایک نے پوچھا: ”وہ کون ہیں“، دوسرے نے جواب دیا ”وہ ان میں سب سے بہتر ہیں“۔ تیسرے نے کہا ”ان میں جو سب سے بہتر ہیں انھیں لے لو“ اُس رات اتنا ہی واقعہ پیش آیا اور نبی ﷺ نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ تمام انبیاء کی نیند ایسی ہی ہوتی ہے۔ انھوں نے آپ سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہِ زم زم کے پاس لایا، یہاں جبرئیل نے اپنا کام سنبھالا اور سینہ مبارک گردن تک خود اپنے ہاتھ سے چاک کیا، اور سینہ اور پیٹ کی تمام چیزیں نکال کر انہیں اپنے ہاتھ سے زم زم کے پانی سے دھویا، جب خوب دھو چکے تو آپ کے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، اس میں سونے کا ایک بڑا پیالہ تھا جو حکمت اور ایمان سے پُر تھا، اس سے آپ کے سینے اور گلے کی رگوں کو پُر کر دیا اور سینہ مبارک پھر سے سی دیا گیا۔“ (صحیح بخاری، کتاب التوحید)

## مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک: اسراء

حضرت جبرئیل براق کے ساتھ تشریف لائے، یہ گدھے سے بڑا اور نچر سے چھوٹا ایک جانور تھا، جو اپنا گھر اپنی نگاہ کے آخری مقام پر رکھتا تھا۔ اس وقت نبی ﷺ مسجد حرام میں تھے، آپ جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں تشریف لائے اور وہاں جس حلقے میں انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے، اسی میں براق کو باندھ دیا، پھر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے، دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں انبیاء کی امامت فرمائی۔ اس کے بعد آپ کے پاس شراب، دودھ اور شہد کے برتن لائے گئے آپ نے دودھ پسند فرمایا۔ جبرئیل نے کہا: ”آپ نے فطرت پائی، آپ کو ہدایت نصیب ہوئی اور آپ کی امت کو بھی۔“

(بحوالہ مسند احمد)

## مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف: معراج

مسجد اقصیٰ سے آپ کو عالم بالا میں لے جایا گیا۔ معراج عربی میں سیڑھی کو کہتے ہیں جو اوپر چڑھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے، اس نسبت سے سفر کے اس حصہ کو بھی معراج کہا گیا۔ بیشتر مفسرین کے نزدیک سورۃ النجم کی درج ذیل آیات واقعہ معراج کی دلیل ہیں۔

وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۖ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۖ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ۖ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۚ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۚ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ۝ (النجم: 13-18)

”اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرة المنتہیٰ کے پاس اس کو اترتے دیکھا، جہاں پاس ہی جنت الماویٰ ہے، اس وقت سدردہ پر چھارہ ہاتھ جو کچھ چھارہ ہاتھ، نہ نگاہ چندھیائی نہ حد سے متجاوز ہوئی اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔“

مندرجہ بالا آیات میں نبی کریم ﷺ کے آسمانوں کی طرف جانے اور سدرة المنتہیٰ اور اس کے پاس کی چیزوں کو دیکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

## سفر آسمان

مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کی امامت کے بعد سواری کے لیے براق پیش کیا گیا، آپ دوبارہ اس پر سوار ہو کر پہلے آسمان تک گئے، جبرئیل نے آسمان کا دروازہ کھلوا دیا، فرشتوں کی طرف سے پوچھا گیا: ”کون ہیں؟“ جبرئیل نے فرمایا: ”میں جبرئیل ہوں“ پوچھا گیا: ”ساتھ کون ہیں؟“ بتایا گیا: ”محمد ﷺ ہیں“ پوچھا گیا: ”ان کو پیغام الہی دے کر بھیجا گیا ہے؟“ جبرئیل نے کہا: ”ہاں“ تب اندروالے فرشتے نے سن کر کہا: ”مرحبا! آپ بہت اچھے آئے“ آپ فرماتے ہیں: ”میں وہاں پہنچا تو آدم موجود تھے، جبرئیل نے کہا کہ یہ آپ کے باپ آدم ہیں، انہیں سلام کیجئے، میں نے انہیں سلام کیا تو آپ نے جواب دیا:

## رجب اور شب معراج

”مرحبا! فرزند صالح، نبی صالح اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا۔“

(صحیح بخاری: کتاب التوحید)

ایک اور روایت ہے کہ آپ نے آسمان دنیا میں ایک بزرگ شخص کو بیٹھے دیکھا، جس کے دائیں اور بائیں طرف کچھ صورتیں نظر آئیں۔ دائیں طرف دیکھتے تو وہ بزرگ ہنستے اور بائیں طرف دیکھتے تو روتے، میں نے جبرئیل سے پوچھا: ”یہ کون ہیں؟“ تو جواب دیا گیا، ”آدمؑ ہیں، یہ دائیں جانب والی اور بائیں جانب والی صورتیں ان کی اولاد ہیں، دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں، اس لیے ایک طرف دیکھ کر ہنستے ہیں اور دوسری طرف دیکھ کر روتے ہیں۔“ (صحیح بخاری: کتاب الصلوٰۃ)

”نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”جبرئیلؑ مجھے لے کر آگے بڑھے اور دوسرے آسمان تک پہنچے، پھر اسی طرح سوال و جواب ہوئے، وہاں مجھے عیسیٰ اور یحییٰؑ ملے جو باہم خالہ زاد بھائی بھی ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا دونوں نے جواب دیا پھر کہا مرحبا! برادر صالح اور نبی صالح اور آپ کی نبوت کا اقرار کیا، پھر اسی طرح ان سے کچھ باتیں ہوئیں۔“ (صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

اس کے بعد مجھے لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور دروازہ کھلوا لیا پوچھا گیا: ”کون؟“ جبرئیلؑ نے کہا: ”میں ہوں“ پوچھا گیا: ”تمہارے ساتھ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”محمد ﷺ“ پوچھا گیا: ”ان کے پاس پیغام الہی دے کر بھیجا گیا ہے؟“ جبرئیلؑ نے کہا: ”ہاں“ فرشتوں نے یہ سن کر کہا مرحبا! آپ بہت اچھے آئے“ دروازہ کھولا گیا، وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہاں یوسفؑ موجود ہیں، جبرئیلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں، سلام کہیے، میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا، انہوں نے کہا مرحبا! برادر صالح اور نبی صالح اور آپ کی

نبوت کا اقرار کیا۔“ (بخاری، کتاب التوحید)

ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ”میں نے یوسفؑ کو دیکھا اللہ نے حسن کا آدھا

## رجب اور شب معراج

حصہ ان کو دیا تھا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

اس کے بعد جبرئیل مجھے لے کر آگے بڑھے، چوتھے آسمان پر اسی طرح سوال و جواب ہوئے۔ اور ایس وہاں موجود تھے، سلام دعا ہوئی انہوں نے بھی اسی طرح برادر صالح اور نبی صالح کہہ کر مرحبا کہا اور آپؐ کی نبوت کا اقرار کیا۔ اس کے بعد جبرئیل پانچویں آسمان تک آگے بڑھے، وہاں بھی اسی طرح سلام دعا ہوئی، ہارونؑ وہاں موجود تھے۔ انہوں نے بھی نبی صالح، برادر صالح کہہ کر مرحبا کہا اور آپؐ کی نبوت کا اقرار کیا۔ اس کے بعد آگے چھٹے آسمان تک چڑھے، دروازہ کھلوا دیا گیا اور اسی طرح سوال و جواب اور مرحبا کہا اور آپؐ کی نبوت کا اقرار کیا، یہاں پر موسیٰؑ تھے۔ آپؐ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھے تو وہ رونے لگے، پوچھا آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ”میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ نوجوان پیغمبر (نبی ﷺ) میرے بعد مبعوث ہوئے، ان کی امت کے لوگ میری امت کے لوگوں سے زیادہ تعداد میں جنت میں جائیں گے۔“

اس کے بعد ساتویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوا دیا پوچھا گیا: ”کون؟“ کہا: ”میں جبرئیل ہوں“ پوچھا گیا: ”تمہارے ساتھ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: ”محمد ﷺ ہیں“ پوچھا گیا: ”ان کے پاس پیغام الہی دے کر بھیجا گیا ہے؟“ جبرئیل نے کہا: ”ہاں“ فرشتوں نے یہ سن کر کہا کہ: ”مرحبا! آپؐ بہت اچھے آئے“ جب میں وہاں پہنچا تو ابراہیمؑ کو موجود پایا، جبرئیل نے کہا، یہ آپؐ کے جد امجد ابراہیمؑ ہیں، انہیں سلام کہیے، میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور فرمایا: مرحبا! فرزند صالح، نبی صالح اور (بیٹا کہہ کر پکارا) آپؐ کی نبوت کا اقرار کیا، وہاں ابراہیمؑ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق)

سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپؐ ایک ایسے مقام پر پہنچے، جہاں پر جبرئیل نے آپؐ

## رجب اور شب معراج

کا ساتھ چھوڑ دیا، تو اس پر آپؐ نے فرمایا: ”ایسے مقام پر کوئی دوست اپنے دوست کو نہیں چھوڑتا، آپ میرا ساتھ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟“ جبرئیلؑ نے فرمایا: ”اگر میں اس مقام سے آگے بڑھوں تو نور سے جل جاؤں گا۔“ (سنن بیہقی)

اس کے بعد آپؐ کو ”سدرۃ المنتہی“ تک لے جایا گیا۔ اس کے پیر ہجر کے منکوں کے برابر اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے۔ پھر اس پر سونے کے پتنگے چھا گئے اور اللہ کے حکم سے جو کچھ چھانا تھا چھا گیا۔ اس سے وہ سدرہ (بیری کا درخت) تبدیل ہو کر اتنا خوبصورت ہو گیا کہ اللہ کی کوئی مخلوق اس کا حسن بیان کرنے کی تاب نہیں رکھتی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو وحی فرمائی اور آپؐ پر اور آپؐ کی امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔

واپس آتے ہوئے موسیٰؑ سے آپؐ کی ملاقات ہوئی، تو نے دریافت کیا کہ آپؐ کو کیا حکم ملا؟ آپؐ نے جواب دیا: ”ایک دن رات میں مجھ پر اور میری امت پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔“ موسیٰؑ نے کہا: ”آپؐ کی امت ایک دن رات میں پچاس نمازیں نہ پڑھ سکے گی، میں بنی اسرائیل کا خوب تجربہ کر چکا ہوں، آپؐ کی درخواست لے لے کر اپنے رب کے پاس جائیں۔“ موسیٰؑ کے فرمانے پر آپؐ اللہ کے پاس واپس گئے اور ان کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی درخواست کو قبول فرما کر دس نمازوں کی تخفیف فرمائی، اس کے بعد آپؐ موسیٰؑ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ آپؐ نے کہا کہ دس نمازوں کی کمی کر دی گئی ہے یہ سن کر موسیٰؑ نے فرمایا: اب پھر واپس جائیے اور تخفیف کی درخواست کیجئے، آپؐ واپس گئے اور اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دس نمازوں کی کمی کر دی۔ یوں آپؐ کی موسیٰؑ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان آمد و رفت جاری رہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں۔ اس کے بعد آپؐ پھر واپس آئے تو موسیٰؑ

## رجب اور شب معراج

نے کہا جاؤ اور کمی کراؤ آپ نے کہا: ”اب مجھے شرم آتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اس پر راضی ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”جب میں وہاں سے واپس آیا تو ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا: ”میں نے اپنا فرض پورا کر دیا اور بندوں کے لیے تخفیف کر دی، یہ پانچ نمازیں اجر میں پچاس کے برابر ہوں گی۔“ (بخاری، کتاب بذ الخلق)

اس کے علاوہ چند اور مشاہدات دیگر کتب میں مذکور ہیں۔ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات بھی عرش کے خزانے سے عطا کی گئیں۔

### نہر کوثر اور جنت کا مشاہدہ

سدرۃ المنتہیٰ پر بہت سے عجائبات کا مشاہدہ کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، تو میں نے وہاں دیکھا کہ موتیوں کے تپے ہیں اور اس کی مٹی کستوری ہے۔“ (مسلم، کتاب الایمان)

جنت میں آپ نے نہر کوثر کا مشاہدہ فرمایا، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک نہر پر آیا اس کے دونوں کنارے موتیوں اور قیوں کے تپے میں نے پوچھا: ”جبرائیلؑ یہ کیا ہے؟“ جبرائیلؑ نے کہا: ”یہ کوثر ہے۔“ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق)

### ابراہیمؑ کا امت محمد ﷺ کے نام خصوصی پیغام

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ سے ہوئی، انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتائیے کہ جنت کی مٹی بڑی عمدہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے، لیکن وہ چھیل میدان ہے (اس میں کاشتکاری کی ضرورت ہے) اور اس کی کاشتکاری، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، ہے (اللہ پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، اس کے سوا کوئی نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے)۔ (جامع ترمذی)

### غیبت کرنے والوں کا انجام بد

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معراج کے موقع پر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا، جن کے ناخن پیتل کے تھے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ”جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟“ جبرئیلؑ نے کہا: ”یہ وہ لوگ ہیں، جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی غیبت کرتے تھے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب)

### بے عمل خطباء کا عبرت ناک انجام

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے معراج کی رات کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے منہ آگ کی تینچنیوں سے کانے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا ”جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟“ جبرئیلؑ نے کہا: ”یہ آپؐ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو تو بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود ان پر عمل نہیں کرتے، حالانکہ وہ کتاب بھی پڑھتے ہیں، پس وہ نہیں سمجھتے۔“ (شرح السنۃ للبخاری)

### بیان اسراء اور معراج پہ اہل مکہ کا رد عمل

اسی رات نبی کریم ﷺ واپس مکہ تشریف لے آئے۔ مولانا ظفر علی خان نے کیا خوب کہا ہے:

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم

اک پل میں سر عرش گئے آئے محمد

اگلی صبح آپؐ نے قوم کو گزشتہ رات کے بارے میں بتایا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”معراج کا یہ واقعہ جب میں نے مشرکین مکہ کو سنایا، تو انہوں نے اس کی تردید اور تکذیب کی، کسی نے تالیاں بجائیں اور کسی نے تعجب اور انکار سے ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا۔ کچھ لوگ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور انہیں اس کی خبر دی۔ وہ ایک بیکر صدق و ایمان تھے، کہنے لگے: ”اگر یہ بات آپؐ نے فرمائی ہے، تو سچ فرمائی

رجب اور شب معراج

ہے۔“ لوگوں نے کہا: ”آپؐ بھی ان کی تصدیق کرتے ہیں۔“ آپؐ نے جواب دیا: ”میں تو اس سے بھی بڑی بات پر آپؐ کی تصدیق کرتا ہوں، آسمان سے صبح و شام جو خبر آتی ہے، میں اس میں بھی آپؐ کو سچا مانتا ہوں۔“ اسی پر ان کا لقب ’صدیق‘ ٹھہرا۔

ایذا رسانی اور بے یقینی کے جذبات سے مغلوب کفار نے آپؐ کا امتحان لینے کی ٹھانی، پوچھا کہ بیت المقدس کیسا ہے اور اس کی کیا علامتیں ہیں؟ صحیح مسلم میں آپؐ کا ارشاد نقل ہے ”کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے ظاہر فرمایا اور جو، باتیں اور نشانیاں مشرکین دریافت کرتے ہیں دیکھ دیکھ کر بتاتا جاتا“، یوں وہ آپؐ کی تردید اور تکذیب کا جو جذبہ لیے آئے اس کی یکرلفی ہوگئی۔ یہی کہہ سکے کہ جہاں تک اوصاف کا تعلق ہے تو آپؐ نے بالکل ٹھیک ٹھیک بیان کیے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک قافلے کے متعلق بھی سوال کیا جو ملک شام سے آ رہا تھا۔ آپؐ نے اس قافلے کے احوال، اس کے پہنچنے کا وقت اور جو اونٹ آگے آگے آ رہا تھا ان سب کی خبر دی اور جیسا آپؐ بتلایا تھا، عین اسی طرح ہوا۔ آپؐ نے کچھ اور باتیں بھی بتائیں اور بعد میں آنے والے قافلوں سے ان کی تصدیق ہوگئی۔ اس طرح زبانیں بند ہو گئیں، گردل یہی سوچتے رہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اب بھی بہت سے لوگ یہی سوچتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جب وہ کسی بات کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے صرف ”ئکن“ ”ہو جا“ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

معراج کے دوران نبی کریم ﷺ کو جو بھی مشاہدات کروائے گئے، ان میں ہمارے لیے بہت سے سبق ہیں جن میں سے اہم ترین یہ ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی پابندی کریں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نبی کریم ﷺ کو دیا، اس جنت کے لیے کوشاں ہوں، جس کا مشاہدہ آپؐ نے بنفس نفیس فرمایا، ابراہیمؑ کے خصوصی پیغام کے مطابق کثرت سے ذکر الہی کریں، دوسروں کی غیبت سے پرہیز کریں اور جو بات دوسروں کو کہیں اس پر خود بھی عمل کریں۔

## سنیے اور سنوایے

متفرق موضوعات پر لیکچر زازڈ اکثر فرحت ہاشمی		
جادو، حقیقت اور علاج	وراثت کی تقسیم فرض ہے	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا
آؤ جھک جائیں	ہوم ورک	ہاشمی پریشانی سے نجات
شراب اور جوا	شیطان کے جھکنڈے	وقت گزرتا جائے
جب حیا نہ رہے	بچوں کی تربیت کیسے کریں؟	غصہ جانے دو
سود حرام کیوں؟	جنت کا سودا	اللہ۔۔۔ میرا رب
عرش کے خزانے سے	رحمن کے بندے	شیطان۔ کھلا دشمن
صاف رہنے صحت مندر رہنے	محبوبوں کا امتحان	گنگٹکو کا سلیقہ
واپسی	دروازے۔ جنت اور جہنم کے	کیا آگے بھیجا کیا پیچھے چھوڑا؟
قیامت	مسادات مرد و زن	حسد کی آگ
عورت کی گواہی آدھی کیوں؟	دعوتیں اور تحفے	نکاح مبارک
دل کی باتیں	اب بھی نہ جاگے تو	محبوب کے لیے محبوب چیز
نماز میں خشوع کیسے؟	قرآن کی کریمیں... مری کے کہساروں پر	کیا چاہیے دنیا یا آخرت؟
وہ کامیاب ہو گئے	السلام علیکم	رسول اللہ ﷺ کی شادیاں
درست دین	مذاق نہ اڑاؤ	حبیب ﷺ سے میرا تعلق
نرم مزاجی	فضول باتیں کس لیے؟؟؟	اللہ تیرا شکر
والدین ہماری جنت	پردہ کیوں کریں؟	نماز تہجد۔ قرب الہی کا ذریعہ
مشورہ کیوں ضروری ہے؟	ہم دور ہے پر	حب رسول ﷺ
سفر کیسے کریں؟ آداب اور دعائیں	مہمان نوازی	تلاوت قرآن کیسے کریں؟
اللہ کی رحمت سے ناپوس نہ ہوں	فائدہ مند تجارت	منافق کون؟
اللہ کی قدر پہچانوں	مسلمان کیسا ہوتا ہے؟	نیکی کیا ہے
اللہ کے محبوب بندے	حرص وہوس۔ دین کے دشمن	اسلام میں عورت کا مقام
برائی کو روکو	سنو تو سہی!	اچھی نیت اچھا پھل
اللہ ہی کے ہو کر رہو	کچھ کرو تو سہی!	قوی مومن۔ کمزور مومن
تیسری قسم کے لوگ۔ اعراف والے	سچے مومن	دوڑوا اپنے رب کی طرف

## قرآن سب کے لیے، ہر ہاتھ میں، ہر دل میں

الہدی انٹرنیشنل تعلیم، سماجی بہبود اور نشر و اشاعت کے میدان میں سرگرم عمل  
ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے الہدی مندرجہ ذیل پروگرامز پیش کرتا ہے :

### ڈپلومہ کورسز

- ❖ تعلیم الاسلام
  - ❖ تعلیم القرآن
  - ❖ علم الکتاب
  - ❖ نور القرآن
- خواتین اور لڑکیوں کے لئے ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس  
خواتین اور لڑکیوں کے لئے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں ایک اور ڈیڑھ سالہ کورس  
اسکول و کالج کی طالبات اور ورکنگ ویمن کیلئے شام میں کورس  
گھر بیٹھ خواتین کے لئے ہفتہ میں کم دورانیہ کورس

### پوسٹ ڈپلومہ کورسز

- ❖ تعلیم الحدیث کورس
- قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ کے علم میں مزید پختگی اور غور و فکر کے لئے تین سے چار ماہ  
دورانیہ کورس

### سرٹیفکیٹ کورسز

- ❖ تفہیم دین :
  - ❖ صوت القرآن :
- کم پڑھی لکھی خواتین کے لیے پروگرام۔  
”ہر گھر مرکز قرآن ہو“ کی سوچ کے تحت گلی جملوں میں چھوٹی چھوٹی صوت القرآن کا سزکا قیام

### خط و کتابت کورس

- ❖ تعلیم القرآن
  - ❖ تعلیم الحدیث
- خط و کتابت کے ذریعے گھر بیٹھے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کا پروگرام  
صحیح بخاری اور ریاض الصالحین کے اسباق پڑھنی پروگرام

### ہفتہ وار پروگرام

- ❖ درس قرآن
  - ❖ ریالٹی شو
  - ❖ منار الاسلام
  - ❖ مصباح القرآن
- تلاوت قرآن مجید، ترجمہ و تفسیر اور سوال و جواب کی ہفتہ وار نشست  
لڑکیوں کے لئے انگریزی اور اردو وار کلاس  
۲ سے ۱۰ سال کی عمر کے بچوں کے لئے ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی پروگرام  
۱۰ سال سے زائد عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے الگ الگ ہفتہ وار تدریس قرآن پروگرام



AL-HUDA PUBLICATIONS

اسلام آباد : پلاٹ نمبر 6، اے۔ کے۔ بروہی روڈ، H-11/4، اسلام آباد۔ پاکستان فون : +92-52-7163789  
کراچی : 30-A، سندھی مسلم کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی۔ پاکستان فون : +92-21-4528547-8

www.alhudapk.com  
www.farhathashmi.com